مطبوعات

تفسیر آیت النور | تالیف: مولانا شاہ رفیع الدین المحدث الدہلوی۔ مرتبہ: مولانا عبدالحمید السواتی۔ شائع کردہ: مدرسہ نصرت العلوم، گوجرانوالہ، مغربی پاکستان۔ صفحات ۸۴۔ قیمت اروپیہ ۲۵ نئے پیسے۔

حضرت شاہ ولی اللہ نے اپنی کتاب سطعات میں آیت نور کی تفسیر کرتے ہوئے عالم شہادت اور عالم مجرد کے درمیان ربط و تعلق کے بارے میں نہایت ہی دقیق علمی بحث کی ہے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند شاہ رفیع الدینؒ نے زیر تبصرہ کتاب میں اُن نکات کی وضاحت فرمائی ہے جن کی طرف اُن کے والد بزرگوار نے بڑے لطیف پیرائے میں اشارہ فرمایا تھا۔ اس اعتبار سے یہ قابلِ قدر رسالہ بھی حکمت ولی اللہ کی تسہیل کے لیے کلید کا کام دے سکتا ہے۔ حضرت شاہ رفیع الدین کے بعض دوسرے رسائل کی طرح یہ رسالہ بھی نفسِ مضمون کے لحاظ سے کافی مشکل ہے اس لیے صرف اہلِ علم ہی اس سے صحیح طور پر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

مدرسہ نصرت العلوم کے ارباب اختیار خاص طور پر مولانا عبدالحمید صاحب سواتی ہدیۂ تبریک کے مستحق ہیں کہ انہوں نے شاہ رفیع الدین کی نایاب کتب کی نشرو اشاعت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس علمی خدمت کے لیے جزائے خیر دے۔

عبوری اسلامی قانون | تالیف جناب محمد علیم صاحب جالندھری۔ شائع کردہ: بشیر پرنٹنگ پریس، جھنگ صدر۔ صفحات ۱۳۶۔ قیمت درج نہیں۔

یہ رسالہ ایک دردمند مسلمان اور تجربہ کار پولیس افسر جناب محمد علیم جالندھری کا نتیجۂ فکر ہے اس میں انہوں نے بڑی دیدہ وری کے ساتھ رائج الوقت قانون کے غیر اسلامی اجزا پر تنقید کی ہے

اور علم اور تجربہ کی بنیاد پر ان کے نقائص کی وضاحت فرمائی ہے اور اس کے بعد ان غیر اسلامی اجزاء کی جگہ اسلامی اجزا بھی تجویز کیے ہیں۔ وہ اپنی ان سفارشات کو اسلامی قانون کا درجہ نہیں دیتے بلکہ اُن کا موقف یہ ہے کہ جب تک اسلامی قانون ملک میں نافذ نہیں ہوتا اس وقت تک رائج الوقت قانون کے اندر چند تبدیلیاں کر کے اسے اسلامی نقطۂ نظر سے کسی حد تک بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

ماہنامہ گلِ خنداں | مدیر اعزازی: جناب پیام شاہجہانپوری۔ پرنٹر پبلشر ملک سراج الدین کشمیری بازار، لاہور۔ زرِ سالانہ چار روپے۔

زیرِ نظر رسالہ گلِ خنداں کا ۱۸۵۷ء نمبر ہے۔ اس میں اُس انقلاب انگیز تحریک کا مختلف زاویوں سے جائزہ لیا گیا ہے جسے انگریز غدر کے نام سے موسوم کرتا رہا ہے۔ لکھنے والوں میں سر سید احمد خاں، خواجہ حسن نظامی، مولانا غلام رسول مہر، مولانا علم الدین سالک، جناب رئیس احمد جعفری، ڈاکٹر عبادت بریلوی، شیخ محمد اسماعیل پانی پتی اور پروفیسر یوسف جمال انصاری خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

سر سید احمد خاں نے اسبابِ بغاوت کا ذکر کرتے ہوتے اس حقیقت کو بڑے واشگاف الفاظ میں تسلیم کیا ہے کہ اس ملک کے عوام اپنے مذہب اور رسم و رواج میں مداخلت کو کسی صورت بھی گوارا نہ کر سکتے تھے اور انگریز اس قسم کی حماقت کرنے کا تہیہ کر چکا تھا:۔

> "سب کو یقین تھا کہ ہماری گورنمنٹ علانیہ مذہب بدلنے پر مجبور نہیں کرے گی بلکہ خفیہ تدبیریں کر کے مثل نابود کر دینے علم عربی و سنسکرت اور مفلس و محتاج کر دینے ملک کے اور لوگوں کو ان کے مذہب سے ناواقف کر کے اپنے دین و مذہب کی کتابیں اور مسائل اور وعظ پھیلا کر نوکریوں کا لالچ دے کر، لوگوں کو بے دین کر دے گی ۱۸۳۷ء کی قحط سالی میں جو یتیم لڑکے عیسائی بنائے گئے وہ تمام اضلاع ممالک مغربی و شمالی میں ارادۂ گورنمنٹ کا ایک نمونہ گنے جاتے تھے کہ

ہندوستان کو اس طرح پر مفلس و محتاج کر کے اپنے مذہب میں لے آئیں گے۔

بعض صاحب (انگریز) اپنے ملازموں کو حکم دیتے تھے کہ ہماری کوٹھی پر آن کر پادری صاحب کا وعظ سنو اور ایسا ہی ہوتا تھا۔ غرض کے اس بات نے ایسی ترقی پکڑی تھی کہ کوئی شخص نہیں جانتا تھا کہ اس گورنمنٹ کی عمل داری میں ہمارا یا ہماری اولاد کا مذہب قائم رہے گا۔"

اس اقتباس کو پڑھنے کے بعد جہاں ہمیں اس نیم براعظم کے باشندوں کے مذہبی احساس کا اندازہ ہوتا ہے وہاں ہمیں اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ اس ملک میں عیسائیت کن کن طریقوں سے پھیلائی گئی۔

جناب پیام شاہجہانپوری صاحب نے اس نمبر کو کافی محنت اور سلیقے سے مرتّب کیا ہے اور اس کے مندرجات اور اُن کی ترتیب فاضل ایڈیٹر کے حسنِ ذوق اور خلوص کی شہادت دیتے ہیں۔ اس خاص نمبر کی قیمت دو روپے ہے۔

پاکستان میں اسلامی انقلاب اور اقامتِ دین کا داعی

ماہنامہ

اُسوہ

زیرِ ادارت

سید معروف شاہ شیرازی فاضل اشرفیہ (لاہور) بی۔ اے (پنجاب)

یکم اپریل ۱۹۶۳ء سے شائع ہو رہا ہے

مقامِ اشاعت

چندہ سالانہ ۵ روپے

۴۹۹۔ ڈلہوزی روڈ راولپنڈی صدر